رستم نامہ

رستم پہلوان
و سہراب



۱۶۹۵۸
MUSLIM UNIVERSITY LIBRARY ALIGARH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رفتن کاؤس شاہ و رستم پہلوان بعزم جنگ با سہراب

درخشان ہوا جبکہ مہر منیر / تو کاؤس سلطان آفاق گیر
دلیران ایران کو کر کو طلب / یہ بولا کہ تابع ہو رستم کو سب
چلا بے تامل باسپاہ گران / ہوا سوے سہراب والشہ روان
چھپا گرد لشکر سے جیسا یہ روز / نہان ہو گیا مہر گیتی فروز
جو پہنچا وہ نزدیک حصن متین / تو لشکر و ایوان اقامت گزین
گیا پیر برزین شاہ کاؤس بھی / گئے گیو گودرز او طوس بھی
جو سہراب نے قلعے سے کی نگاہ / تو دیکھا کہ ہے بیکران یہ سپاہ

یہ سہراب لوگوں سے کہنے لگا
کوئی آکے جاسوس کاؤس کا

نمودار ہی دکھلا گیا اب یہاں
خبر لے گیا آن کر بے گمان

عوض زندہ کا صبح ہم جا کے لوں
کروں ایک ہنگامہ یا غرق خون

پہنچوں سحر زندہ کاؤس کو
ملاؤں تہ خاک و خون طوس کو

زبان پر یہ تھا سہراب کے یہ سخن
ادھر شام سے رستم پیلتن

یہ کہتا تھا اے بادشاہ جہان
کروں کیا میں سہراب کا اب بیان

جوان قوی ہیکل و زورمند
قد اس کا ہے مانند نخل بلند

تکلف نہیں اس میں کچھ زینہار
[illegible] سا [illegible] سوار

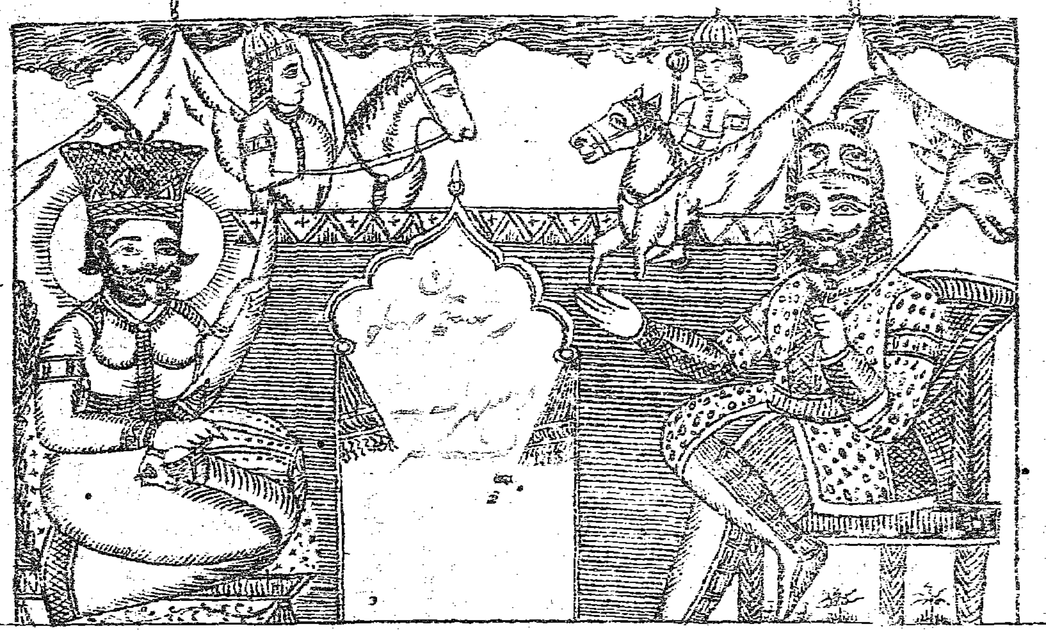
چاہیے ہے سا [illegible] رنگ
[illegible] جنگ

سنی اور دیکھی بہت شان و [illegible]
[illegible] سہراب و رستم کی رزم

داستان جستن سہراب نشان رستم از ہجیر و [illegible] و باریان و نیافتن [illegible]

کہا نام اسکا [illegible]
کہا دل میں بیٹا و رستم کہیں زبان
بتایا سمجھا رستم کا جو بچہ نشان
وہ بیٹا دیکھ کر جب ہوا وہ عجب
[illegible]

کہا یہ ہین کہ شاہ ... پہلوان
[illegible]



[illegible]

کہا پھر یہ سہراب نے ہے کہان | سراپردہ رستم پہلوان

یہ سنکر دیا اوسنے پاسخ وہین | کہ وہ زابلستان سے آیا نہین

کہا پھر یہ اوسنے بالطف سے | کہ بتلا نشان تہمتن مجھے

تو ہوتا ہے ناک جدا ہی رہا | کرون تجھپہ مین لطف و عطا

جدا سیا ہو اوسکو دیا پھر وہی | جو پہلے کہا تھا کہا پھر وہی

ہوا پھر وہ تند اور کہا اے پسر | نہین ہے یہ شرمی بات کچھ دلپذیر

اگر جان کی خیر چاہے ہے تو | تو کہہ راستی اب سر نہ دے تو

تہمتن کا خیمہ کہین ہوگا مگر | تو ظاہر اب مجھسے پنہان نکر

کرون ورنہ تن سے ترا سر جدا | کرون قید ہستی سے تجھکو رہا

کیا اب بھی پھر اوسنے انکار صاف | نہ لایا زبان پر یہ گفتار صاف

سر کیا ہے یہ تسلی کی تو ہر قدر غضب | غضب سے بھرا سو اس نے لیا اب

تہمتن کی خیمہ کا پتہ نہین بتا | تو کھینچی سر کے اس نے تیغ کین

بیچ ہی مین سے تو بہانہ کیا | کیا تن سے کر دو قلم سر جدا

کہا اوسنے سہراب کو تب با صدا

دیا ... یہان

سوالات ایران کو میدان مین

اب تیغ کھینچو تمہین اک آن مین

اگر پاس نام اور عزت ہے تمہین

ولیکن نہ نکلا کوئی نامور
کہ تھا دل میں ہر اک کی خوف و خطر

کوئی جب نہ اوسکا ہوا ہم نبرد
سوا اب تب خروشندہ وہ شیر مرد

کہ شاہوں کو غیرت فزا چاہیے
نہ جنگ آوروں سی ڈرا چاہیے

چھپاتا ہے دل رزم سے جو شہا
تو کیون نام کاؤس اپنا رکھا

یہ آواز کاؤس نے دی دہیں
کہ اے نامداران ایران زمین

کوئی جلد رستم سے جا کر کہو
کہ یارا نہیں ہے کسی مرد کو

جو اس گرد سے جا کے ہو کینہ خواہ
ہراسان و خائف ہے یکسر سپاہ

دوان طوس پاس تہمتن گیا
تہمتن سے یہ ماجرا سب کہا

کہا تھا یہ رستم نے اس دم قرار
کہ پہلے کرون گا نہیں کارزار

کوئی اور جا کر سوے رزمگاہ
بد اندیش سے آج ہو کینہ خواہ

مبادا جو سب پہلوان تن بتن
تو پھر میں نبرد آزما اوس سے ہون

وے طوس نے جب کیا یہ بیان
تو ناچار پھر رستم پہلوان

پہن کر زرہ رخش پہ سوار
گیا سوے میدان پے کارزار

بجسم [illegible] پیچ پیچ — شکستہ ہوئی آخر کار تیغ

لیا ہاتھ میں پھر عمود گران — لگے اسقدر ضرب و جنگ آوران

کہ حیران رہا دیکھ جس نے کبود — ہوئے آخرش [illegible] عمود

ہوا پارہ پارہ وہ یک [illegible] — نہ پہنچا زمانہ [illegible] وہ دم

تو ق میں ہوا تر سراپا بدن — ہوئے خستہ یکدست کا صر و تن

لگا کہنے پھر وہ فولاد [illegible] — وہ سہراب اور رستم نامجو

ذرا استراحت کیا [illegible] دم — ولیکن شکستہ ہوا دل سے کم

تو رستم نے تب یہ دل میں کہنے لگا — کہ اس قدرت و قوت و زور کار

[illegible] جہان میں [illegible] — نہ ہرگز کوئی دیو آیا نظر

پر اسطرح سہراب فرزند کہا — کہ تیر و کمان سے ہو جنگ آزما

[illegible] کمان و خدنگ — دلیران جنگی سے کرنے جنگ

ہوئے دونوں ترکش تہی سر بسر — ہوا پر نہ اک تیر بھی کارگر

[illegible] کرکے چند گرز بعد ازاں — لگے زور کرنے وہ دونوں جوان

بسا چارہ کیا جبکہ آوے قضا
بجز زاری و آہ و سوز و بکا
ہوا وہ جو کچھ چاہئے تقدیر تھی
جہان اور دل مین یہ کچھ کام ہو
تو پھر رزم کا اوس سے کچھ خوف
مبادا اگر کشتہ ہوں وقت رزم
[illegible]

تو جنگ دلیران سے واقف نہین
عبث ہے یہ بیباکی و پیش و کین

ذرا صبر کر شب کو آج اے جوان
سحر تو ہے اور میرا گرز گران

سو آنسکے گر اب ہے خواہان جنگ
تو پھر ہو مقابل مرے بیدرنگ

اوسے بھی نہ تھی رزم کی تاب پھر
گیا اپنے لشکر مین سہراب پھیر

وہان سے وہ سہراب جس دم گیا
سراپردے مین اپنے رستم گیا

تہمتن کو شہ نے کیا پھر طلب
جب آیا تو پوچھا وہ احوال سب

وہ بولا کہ اے شاہ فرخ خصال
بڑا ہی دلاور ہے یہ خرد سال

تن اسکا ہے آہن سے بھی سخت تر
موثر نہین جسپہ تیغ و تبر

اثر اوسپہ کرتا نہین ہتھیار
مرا تو ہے بازو و ہم کارزار

تسلی اوسے دیکے شہ نے کہا
کرے گا ظفریاب تجھکو خدا

شہنشہ سے رخصت ہوا پہلتن
زوارہ سے جا کر کہا یہ سخن

کہ سہراب ہر چند ہے خرد سال
ولے اوسکو ہے زور و قوت کمال

خدا جانے کیا پیش آوے سحر
رہے بخت گر ہم قرین ہو ظفر

زوارہ سے جب کہہ چکا یہ سخن
لگا کرنے گریہ وہ پیلتن
کہا کرکے زاری کہ اے کردگار
تو ہوں کرم کا میں امیدوار
تو بندہ نوازی سے کر مجھے فتحیاب
برا ہوں میں مغلوب ہووے شتاب

[illegible]

[illegible]

ولیکن یہ رستم نہیں زینہار | یقین جان تو اسے پیل نامدار
وہ سمجھا کہ یہ راست گفتار ہے | ہمارا ہوا خواہ و غمخوار ہے

جنگ رستم و سہراب بروز دوم و زیر آمدن رستم در کشتی

ہوا مہر تابان جو پیروزہ فگن | تو سہراب اور رستم پیلتن
پہن کر زرہ رخش پر ہو سوار | گئے سو ئے میدان پیکار زار
ولے نرم سہراب کا دل ہوا | سو الفت و مہر مائل ہوا
تہمتن سے پہلے ہوا صلح جو | کہا وو ہے ہنسکر آ ای تند خو
مصمم کیا تو نے یا دل میں کیا | ارادہ لڑائی کا یا صلح کا
یہ بہتر ہے ہم تم ہوں بزم خواہ | کریں بزم مستی اور شام و پگاہ
بہم محفل آرا ہی نوش ہوں | بچنگ و نی و مطرب گوش ہوں

پیادہ کہ وہ دونوں پیل نامدار — لگے کرنے کشتی سے کشتی آشکار
کیا زور رستم نے سہراب پیش — گیا آخر سہراب سے کچھ نہ پیش
ہوا ماندہ رستم سے چون پیل مست — گیا ماندہ رستم اور وہ پیل مست
پکڑ کھینچا ایک اسے ہستی کو — تو سہراب نے پکڑا رستم نامور
زمین سے ہم پشت رستم ہوئی — خدا کی عجب ہے جو رستم ہوئی
اگر خاک پر جب پیل نامور — تو سہراب بیٹھا وہ سینہ پر
لیا کھینچ جب خنجر آبگون — یہ چاہا کہ سر اوس کا جدا کرے
کیا حیلہ رستم نے اوس وقت وان — لگا کہنے سہراب سے ای جوان
بیان کے یہ آئین نہیں زینہار — کہ سے زیر جس کو کوئی ایک بار
تو سر کو کرے اوس کے تن سے جدا — مگر جو وہ کر بار دیگر آزما
اوسے قوت و زور ہو لاوے زیر — کرے شوق سے قتل پھر وہ دلیر
یہ سنکر وہ اوٹھا اوسکے سینہ سے — تو وہ ماتھا اوٹھا یا وہ کینہ سے
گیا پھر وہ سہراب فتح نہاد — طرف اپنے لشکر کے خندان و شاد

محشر دیکھ کر قدرت و زور میں
ہوا شادماں پہلوان زمن
سپاس عنایات پروردگار
بجا لا کے ... رخش ...
... شادی ... سوتے ...
ہوا ... سہراب ...
... سہراب ...



جنگ رستم و سہراب

تمنا سے دل کچھ نہ حاصل ہوئی
جو دو یا میں اب ہوئے مسکن گزین
مرا باپ تجھکو نچھوڑے گا وان
کہا نام کیا اوسنے تب یون کہا
جب اوس خستہ تن نے سنا یہ سخن
گرا ہو کے بیہوش اس خاک پر
لگا کہنے اوس سے کہ [illegible] کہان
کہ ہین [illegible] رستم [illegible] آہ
[illegible] باپ نے [illegible] پایا
بہت کر کے الفت مرا دل ہوا
نشانی جو دیکھی اسے زندہ کر کے وا
نہین تم سے اب طاقت مجھے
[illegible] جو دیکھا زندگی کے وا

ہلاک ہے عدم جان وصل ہوئی
وہ یا جائے بالا سے چرخ برین
کرے گا ہلاک آنکرا ہی جوان
کہ ہے نام رستم مرے باپ کا
تو تم کو تین جوا رستم پہلتن
جب آیا ذرا ہوش تب نالہ کر
کہ ہے پاس رستم کا کیا ہو نشان
جہان [illegible] آنکھین ہوئی سیاہ
کہ یہ شیفتہ [illegible] گرد کشور کشا
وہ لے تو ادہر کچھ نہ مائل ہوا
کہ مہرہ ہے بازو پہ پیوستہ [illegible]
جو کہ [illegible] زرہ اور دیکھا اون [illegible]
تو رستم نے [illegible] شور و نالہ کیا

سواران لشکر گئے جب ادھر
تو دیکھا کہ رستم پڑا خاک پر

کرے ہے فغان اور بیتاب ہے
تڑپتا پڑا وان بھی سہراب ہے

یہ دیکھا کہ زخمی ہیں دونوں جوان
لگا زخم کاری ہوئے ناتوان

اوٹھا کر سر رستم نامور
لگے پوچھنے سب کہ کیا ہے خبر

زرہ پارہ اور چاک کر پیرہن
لگا کہنے یوں رستم پیلتن

ہوا ہاتھ سے میرے ایسا ستم
رہیگا قیامت تلک یاد غم

وہ کہہ رو کے سر پیٹ کر ہوئی خاک
پسر کو کیا میں نے ناحق ہلاک

پھر کہہ کر وہیں کھینچ خنجر لیا
کہ تن سے کرے اپنی گردن جدا

کیا پکڑ کر تبھی سے رستم کا ہاتھ
لگے رونے گرد ان فرخ صفات

سرداروں نے پارہ گریبان کیا
تہم دور سے شور و افغان کیا

کہا پھر پسر اب سے کیا ہے حال
دیا او لا کہ ہے دیکھ کو کمال

جگر چھد گیا زخم کاری لگا
نہیں کچھ بچنا اب ہے ابسیت کا

دلیل پیلتن کے سراپا نشان
مری ماں نے مجھ سے کہی تھی عیان

زوارہ ادھر اور رستم ادھر
لگے کوسنے سینہ و سر وہان
کیا دیدہ تر سے دریا روان
یہ سہراب و لخت ہوئے نے کہا
کسی کو نہیں بس جہان کا ثبات
نہ ہم کو رہیگا نہ دارا نہ ...
ذرا صبر کو دل میں اپنے دو
تحمل تم کو ... لیا اپنا دو

کیا چاہے جنگ کو وہ رستم یہ سخن
کیا چہرہ پیش بیل بیلتن
بیان کیا کرو نہ جو ہے شہر ایران
تہمتن یہ سنکر ہوا درد مند
گیا آپ پیش شہ ارجمند
محل مین تھا اوسدم شہ نامور
برابر ہوا جب یہ پہونچی خبر

کہ رستم کو دون تخت و تاج و سپی
جہان بین تو ہم دو جہان دیدہ ہے
سمجھ اپنے دل مین نہ سمجھا تھا

اگر زندہ رہتا تو سہراب پہ
پدر بعد بیٹے کے مارا کرم
جگر خستہ نے جو کہ اوسدم کہا
کہا پھر یہ رستم نے گودرز کو
جو ہے خاص تیر نوشدارو لا
وہیں آ کے پیش شہ نامدار
لگا کہنے سنکر یہ شاہ جہان
کہ جس تک جو سہراب پیچیدہ است
چراست پیر و خجستہ صفات
کہ کیا کیا مجھے نا ملائم کہا
کہا سر کنفی ہے نہ پاسی ادب
سخن ہاے دشوار کہہ کر گیا
سو اسکے سہراب کی گفتگو

مراعات کرتا میں شام و سحر
تلطف مدام آشکارا کرے
تہمتن نے یکسر یہ پایہ کیا
کہ جاکر حضور شہ نامجو
مگر اوس سے چارہ ہو سہراب کا
ہوا نوشدارو کا وہ خواستگار
مہیا ہے وہ نوشدارو یہان
قوا و زور آور و چابک و چست
کہ پیچے یاد رستم کی اوس قربات
زبان پہ جو آیا وہ اوسدم کہا
رہ و رسم وی نانہ زاد و نسب
اوسے قید کوئی نہ بیان کرسکا
سنی خوب تو نے واقف ہو تو

ہوئے سب اوسکی ماتم میں پیر و جوان | خروشان و گریان و نالہ کنان
گیا شاہ کاؤس رستم کے پاس | جو دیکھا تو وہ ہے بہت بے حواس
کہا سخت ماتم ہے اور قہر و درد | ولے کچھ نہیں چارہ ای شیر مرد
ہر اک کو ہے آخر یہی رہگذر | کوئی دیر جا ہے کوئی زود تر
سمجھ اب تو دانا و ہشیار ہے | شکیبائی و صبر درکار ہے
کیا عرض رستم نے ای تاجدار | ہوا سو ہوا کچھ نہیں اختیار
ولے یہ جو حسرت ہے سہراب کی | کہ ترکون یہ کچھ دلتنگ کشتی
یہی عرض کرتا ہوں اب بار بار | یہ لطف و کرم کا ہوں امیدوار
کہ ہومان کی حسرت کرو تم نگاہ | شنو دست یہ اگر دہ اوسکی سپاہ
کرو رخصت اوسکو بعزت و وقار | یہ سنکر لگا کہنے یوں شہریار
ہوا اب جو تجھپر یہ رنج و الم | تو میرے بھی دل کو ہوا درد و غم
پذیرا کیا میں نے تیرا سخن | مجھے پاس خاطر ہے اے پیلتن
کریں مجھسے گو ترک اب سرکشی | کروں میں نہ زنہار لشکر کشی

لیا کھینچ وو رستم نے پھر تیغ کو — لیکن چلے سر بہ ... [illegible]

تن نازنین بھی ہوا داغ داغ — جہان اوسکی نظروں میں تھا بی چراغ

لگے باپ سے کہنے اسے نام جب — کیا قتل رستم نے سہراب کو

سیستان کھینچ چلی ہی سپاہ — تہمتن کے دل کو ہو کینہ خواہ

کہا اوسنے اسے قصہ یار من — سپاہی جو رستم کے ہم شہر تھے

دیا شاہ نے جب اسے جواب — تو بھیجا ... کہا کہ ہیچ وفا [illegible]

کہی آپ تہمینہ لیکے سپاہ — سپہ سیستان با دل کینہ خواہ

قریب آنکر اوسنے اک پہلوان — ... کہا اون کہ بات [illegible]

تہمتن سے جا کر تو کہہ یہ سخن — گر تہمینہ آ پہونچی اسے پہلتن

دہ لائی ہے ساتھ اپنے فوج گران — دلیران و گردان جنگ ... ان

رکھے ہے بھی دل اپنا پرغم ہم — ... [illegible]

فرستادہ بھیجا تہمتن کیا — سنا تھا جو اسنے وہ کیا

... پیدا ہے رستم ہوا [illegible] — پشیمان ہے دل اپنا ہو دم [illegible]